REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۱ احسان ۱۳۳۷ ہش | ۱۱ جون ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۷ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو روزانہ ہلکی سی حرارت ہو جاتی ہے۔ اور جسم میں درد رہتا ہے۔ خصوصاً کمر کے نچلے حصے میں۔ پیشاب میں شوگر اب دوائی کے استعمال کی وجہ سے کم ہے۔ مگر کمزوری کافی رہتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی جلد شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت سردرد کے باعث گزشتہ کئی روز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا کی علالت اور درخواستِ دعا

ربوہ ۱۰ جون۔ لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ صاحبزادی امۃ الحلیم سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو کل اچانک اپنڈے سائٹس کا حملہ ہوا۔ چنانچہ فوراً ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اور رات کے ایک بجے اپریشن ہوا۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے لیکن نقاہت اور کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں۔

۴۴ انڈونیشیا میں امریکہ کے خلاف مظاہرے اور ایک انڈونیشیا کی اذیت ناک صورت حال تباہی کے راستے پر

"ترکی اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے قبرص میں امن بحال کرنے میں مدد دے سکتا ہے"

حکومتِ ترکی سے امداد کی برطانوی اپیل۔ برطانوی سفیر مقیم انقرہ کی مساعی

لنڈن ۱۰ جون۔ برطانیہ نے ترکی سے کہا ہے کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے قبرص میں امن قائم کرنے میں مدد دے۔ کل برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا۔ کہ قبرص میں دو روز کے شدید فسادات کے بعد برطانوی سفیر مقیم انقرہ نے حکومت ترکی پر زور دیا ہے کہ اگر وہ قبرص کے ترک باشندوں کو تشدد سے باز رہنے کا مشورہ دے۔ تو اس طرح وہاں امن بحال ہونے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ ادھر قبرص میں حالات ابھی تک معمول پر نہیں آئے ہیں۔ نکوسیا میں تا حال ۲۴ گھنٹے کا کرفیو نافذ ہے۔ اور برطانوی فوج حفاظتی اقدامات کو اور مضبوط بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسی طرح دوسرے شہروں میں بھی شام سے صبح تک کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ کل قبرص کے برطانوی گورنر نے قبرص کے ترک فرقہ کے لیڈروں کو گورنمنٹ ہاؤس میں طلب کیا۔ اور انہیں بتایا۔ کہ حکومت جزیرے میں امن قائم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔

مسٹر میکملن اور صدر آئزن ہاور کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے

دونوں نے ۲½ گھنٹے تک اہم عالمی مسائل پر گفت گو کی

واشنگٹن ۱۰ جون۔ کل یہاں صدر آئزن ہاور اور برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے۔ کل دونوں زعماء نے وائٹ ہاؤس میں ۲½ گھنٹے سے بھی زیادہ دیر تک گفتگو کی۔ بعد میں مسٹر میکملن نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ ہم نے تمام اہم مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا ہے۔ تاہم یہ گفتگو قطعاً غیر رسمی نوعیت کی تھی۔

گندم کی نقل و حمل پر پابندی

لاہور ۱۰ جون۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے ضلع منٹگمری سے ضلع لاہور، ضلع سرگودھا سے تحصیل پھالیہ (ضلع گجرات)، اور ضلع جھنگ سے ضلع شیخوپورہ کو کسی بھی ذریعہ سے گندم لے جانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔

جنرل ایوب کے میعادِ عہدہ میں توسیع

کراچی ۱۰ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستان کی بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں کے عہدے کی میعاد میں ۱۷ جنوری ۱۹۵۹ء سے مزید دو سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

لبنان سے شامی باشندوں کا اخراج

دمشق ۱۰ جون۔ وزارت داخلہ کے ترجمان نے بتایا کہ حکومت لبنان نے مزید تین سو شامی باشندوں کو ملک سے نکال دیا ہے۔

مغربی ممالک تباہی کی راہ پر

واشنگٹن ۱۰ جون۔ امریکی صدارت کے لئے ڈیموکریٹک پارٹی کے سابق امیدوار ایڈلائی سٹیونسن نے کہا ہے کہ مغربی ممالک سیاسی اعتبار سے اتنے کمزور ہو گئے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھے۔ آپ نے کہا کہ سویز، سپٹنک۔ ۴۴

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۵۸ء

الجزائر کا محاذِ آزادی

الجزائر کو جنرل ڈیگال کی پیشکش پر مسٹر المنادی نے جو مصر میں الجزائری محاذ آزادی کے مقامی دفتر کے سربراہ ہیں تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"محاذ کا مقصد اب یہی ہے کہ الجزائر کے لئے غیر مشروط آزادی حاصل کی جائے انہوں نے کہا کہ بعض لوگوں کی توقعات کے برعکس محاذ آزادی کو فرانس کی مجوزہ دولت مشترکہ میں شرکت کی امید نہیں ہے۔ اور محاذ کسی ایسے سامراجی منصوبے پر غور نہیں کرے گا۔ جس کا مقصد الجزائر کو فرانس کا حلقہ بگوش رکھنا ہو محاذ آزادی نے کئی بار غیر مبہم اعلان کیا ہے۔ کہ اس کا واحد مقصد الجزائر کے لئے غیر مشروط آزادی حاصل کرنا ہے۔ فرانس اور الجزائر کے آئندہ کے تعلقات کی نوعیت کا فیصلہ وہی حکومت کر سکتی ہے جو آزادی کے اعلان کے بعد قانونی طور پر الجزائر میں قائم کی جائے گی۔

مسٹر المنادی نے اعلان کیا ہے کہ محاذ آزادی کی رابطہ اور انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس عنقریب قاہرہ میں منعقد ہوگا جس میں فرانس اور الجزائر کے تازہ ترین حالات پر غور کیا جائے گا۔" (الفضل ۷ جون)

اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ الجزائر کا محاذ آزادی مکمل آزادی کے سوا اب کسی درمیانی تجویز پر راضی نہیں ہو سکتا۔ الجزائر نے جس بہادری سے اب تک جنگ آزادی لڑی اور ایک مغربی طاقت کا جس کو بڑی بڑی حکومتوں کی حمایت حاصل ہے مقابلہ کیا ہے اس کا صلہ تو یقیناً مکمل آزادی ہی ہو سکتا ہے۔ اور ہمیں توقع ہے کہ مجاہدین الجزائر انشاء اللہ اپنی جدوجہد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

الجزائر کی پوزیشن کچھ ایسی ہے کہ مجاہدین کو جنگ آزادی لڑنے میں کمال دقتوں کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر یہ ملک کسی اور جگہ واقعہ ہوتا تو ہمیں یقین ہے کہ جتنی جدوجہد یہاں کرنی پڑ رہی ہے۔ اس سے بہت تھوڑی جدوجہد سے الجزائر کے مجاہدین اپنا مقصد حاصل کر چکے ہوتے۔ اول دقت تو یہ ہے کہ یہ ملک فرانس سے نہایت قریب ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ بحیرہ روم بجائے دونوں کو جدا کرنے کے فرانس جیسے ترقی یافتہ ملک کو بالکل ملحق ہونے سے بھی قریب تر کرتا ہے۔ دوسری دقت یہ ہے۔ کہ الجزائر کو بہت سے فرانسیسی اپنا وطن بنا چکے ہیں۔ اور ان کی تعداد کافی ہے۔ یہ اندرونی روک الجزائری مجاہدین کے لئے بہت بھاری روک ہے۔ یہ فرانسیسی آبادی کسی طرح کسی ایسی آزادی سے مطمئن نہیں ہو سکتی جس کا فرانس سے بالکل تعلق نہ رہے۔ اور نہ یہ لوگ انتقال آبادی پر راضی کئے جا سکتے ہیں، پھر فرانس کو الجزائر اور اس کے ساتھ ملحقہ وسیع صحرا سے بھی بڑی اقتصادی توقعات ہیں۔ جن کو فرانس کسی قیمت پر ترک نہیں کر سکتا۔

یہ چند ٹھوس مشکلات ہیں۔ جو الجزائر کے مسئلہ کے راستہ میں حائل ہیں۔ اور فرانس کے لئے یہ عقدۂ لاینحل بن کر رہ گیا ہے۔ اب حالات ایسے ہو چکے ہیں۔ کہ الجزائری محاذِ آزادی مکمل آزادی کے بغیر مطمئن نہیں ہو سکتا فرانس اس ضمن میں جو زیادہ سے زیادہ کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ الجزائر کو آزادی دے کر اپنی دولت مشترکہ میں شامل کر لے لیکن ہماری دانست میں الجزائر کا فرانس سے اتنا قرب ہے کہ ایسی آزادی بھی عملاً الجزائری باشندوں کے لئے قابل قبول نہیں ہو سکتی۔

جہاں تک جنگ آزادی کا تعلق ہے وہ اس وقت تک جاری رہنی چاہیئے جب تک الجزائر کو مکمل آزادی نہ حاصل ہو جائے۔ لیکن جب تک فرانس اور الجزائر کے مقاصد میں اختلافات رہے گا۔ اس وقت تک شاید یہ کشمکش بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ اسلئے دونوں طرف سے یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ کم از کم جو فرانسیسی الجزائر میں آباد ہیں۔ ان میں اور مسلمان باشندوں میں تمدنی، لسانی اور مذہبی اختلافات کم سے کم کئے جائیں۔

اس کے لئے جہاں الجزائری مجاہدین جان و مال کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ اور جنگی محاذ قائم کئے ہوئے ہیں۔ وہاں مسلمان علماء کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی وسیع تبلیغ کے بھی ادارے قائم کریں۔ اور ان کے وطن میں جو فرانسیسی آباد ہیں۔ ان پر اسلام کی خوبیاں واضح کریں۔ تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ فاتحین ایسے طریقے سے بھی مفتوح ہوتے ہیں۔ چنانچہ سقوط بغداد کے بعد مسلمان علماء نے ترکوں کو اسی طرح مفتوح کیا تھا۔ یہ واقعہ اگر پہلے ہوا ہے تو دوبارہ بھی ہو سکتا ہے

یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام کے مقابلہ میں مغربی تہذیب شکست کھا چکی ہوئی ہے۔ اگر الجزائر کے مسلمان اور دیگر ملحقہ ممالک کے مسلمان اشاعت و تبلیغ اسلام کی مہم وسیع پیمانہ پر شروع کریں تو یقیناً فتح اسلام کے ہاتھ آئے گی اس وقت یورپ اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اور یقیناً فرانسیسی بھی اس سے متاثر ہیں۔ صرف باقاعدہ تبلیغی مہم کی ضرورت ہے جو زمانہ حال کے وسائل کو کام میں لا کر فرانسیسیوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی جدوجہد کرے۔ فرانسیسی قوم یورپ میں بھی ایک عیاش قوم سمجھی جاتی ہے۔ اور شراب وغیرہ کی بڑی رسیا ہے۔ فرانسیسی زعماء شراب خوری کی برائیوں کو محسوس کر رہے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں کہ اس لعنت سے ملک کو پاک کیا جائے پھر وہاں اور بھی کئی ایک اخلاقی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ صرف اسلام ہی اب ان کی اور یورپ کی نجات کا باعث ہو سکتا ہے۔ اگر ہمارے علماء اس طرف توجہ دیں۔ تو وہ الجزائری مجاہدین کی ٹھوس مدد کر سکتے ہیں نہ صرف الجزائر، بلکہ تمام شمالی افریقہ جو مسلمانوں کے ملکوں پر مشتمل ہے۔ یورپ کے جو اسے خلاصی پا سکتا ہے

بے شک یہ کام بڑی جان جوکھوں کا ہے لیکن اگر مسلمان اقوام دنیا میں زندہ رہنا چاہتی ہیں۔ تو انہیں اس سائنسی ایجادات کے زمانہ میں یورپ اور امریکہ کے مقابلہ میں صرف تبلیغ و اشاعت اسلام کی مہم لازماً شروع کرنی ہی پڑے گی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ کسی آزادی بھی جو اسلام کو چھوڑ کر حاصل کی جائے گی، خواہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ ان اقوام کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ جب یہ لوگ مسلمان ہی صحیح معنوں میں نہ رہے۔ تو ان کی آزادی یا غلامی برابر ہے۔

بلبل نے جب چمن سے لیا آشیاں اٹھا
اس کی بلا سے بوم بسے یا ہما بسے

قیادتِ فاسقہ اور قیادت صالحہ

اہلحدیث ہفت روزہ منہاج لاہور ۵ رجون ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے :-

"جماعت اسلامی کے نزدیک مسلم لیگ کل تک فاسقہ فاجرہ تھی۔ اور اسکے ارکان فساق و فجار کی ایک ٹولی کی حیثیت رکھتے تھے۔ لیکن اب جیسے جیسے انتخابات کا زمانہ قریب آ رہا ہے مسلم لیگ کا فسق و فجور ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اور کل کی قیادت فاسقہ آج قیادت صالحہ میں تبدیل ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے، کہ جماعت اسلامی جو انتخابات میں کودنے کی عادی اور پھر ضمانتیں ضبط کرانے میں ماہر ہے، اب مسلم لیگ کے ساتھ ملکر انتخابات لڑنا چاہتی ہے۔"

(منہاج ۵ رجون ۱۹۵۸ء)

شاید معاصر نے غور نہیں کیا۔ مسلم لیگ کی شکست کا آغاز ہی اس وقت ہوا تھا۔ جب جماعت اسلامی نے اس کی حمایت کا بیڑا اٹھایا تھا۔ چنانچہ مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کو پہلی دفعہ شکست فاش ہوئی۔ حالانکہ کراچی اور لاہور میں جماعت اسلامی کے ترجمان اس کی حمایت میں مضمون پر مضمون لکھ رہے تھے۔ اس کے بعد مسلم لیگ کا ایسا پاؤں پھسلا ہے۔ کہ کہیں جمتا نظر نہیں آتا۔ ہمارے خیال میں اگر مسلم لیگ سنبھلنا چاہتی ہے تو اسے اب بھی اس پہلو پر غور کرنا چاہیئے۔

احمدیہ مسجد ہالینڈ میں ایک ممتاز ڈچ مستشرق کا کامیاب لیکچر

پاکستان اور جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار

ہالینڈ کے مختلف مقامات کے اہل علم معززین کی شرکت

(از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل۔ بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

گذشتہ ماہ دسمبر میں جو بین الاقوامی اسلامی مذاکرہ پاکستان میں ہوا تھا۔ اس میں ہالینڈ کے تین مستشرق حکومت پاکستان کی دعوت پر شریک ہوئے تھے۔ ان میں سے لائیڈن (LEIDEN) یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر دریوس (DREWES) ایک ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔ آپ عرصہ دراز تک انڈونیشیا میں رہے ہیں۔ جہاں آپ نے اسلام وہاں کے مسلمانوں کا بہت قریب سے مطالعہ کیا ہے۔ انگریزی اور انڈونیشین زبان کے علاوہ عربی زبان کے بھی ماہر ہیں۔ ہمارے مشن کے ساتھ آپ کے دیرینہ تعلقات ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو دیکھ کر آپ کی ایک عرصہ سے خواہش تھی کہ اس جماعت کے مرکز کو دیکھیں اور اس شخصیت سے ملاقات کریں جو اس فعال جماعت کی باگ ڈور تھامے ہوئے ہے۔ چنانچہ گذشتہ دسمبر میں انہیں پاکستان جانے کا موقع مل گیا۔

مکرم پروفیسر صاحب موصوف کا جہاں اور بہت سی سوسائٹیوں سے تعلق ہے وہاں آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ یہاں ہالینڈ کے "ڈچ عرب سرکل" کے بھی صدر ہیں جو ایک اعلیٰ پایہ کی سوسائٹی ہے۔ اعلیٰ طبقہ کے علمی مذاق رکھنے والے اصحاب اس کے ممبر ہیں۔ یہ سوسائٹی مسلم ممالک کے حالات سے اپنے ملک کے باشندوں کو روشناس کرانے میں بڑا اہم حصہ لے رہی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر دریوس جب پاکستان سے واپس ہوئے تو مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن نے ان سے ملاقات کی۔ پروفیسر صاحب مذکور نے اس قیام ربوہ جانے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا ذکر کیا اور بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ اس پر جناب حافظ صاحب نے درخواست کی کہ اگر آپ مسجد تشریف لا کر اپنے سفر کے حالات بیان فرماویں تو ہم سب کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اس درخواست کو آپ نے بڑی خوشی سے منظور فرمایا۔

ڈچ عرب سوسائٹی کا تعاون

چونکہ آپ ڈچ عرب سرکل سے متعلق تھے اسلئے مکرم حافظ صاحب نے سوسائٹی مذکورہ کے سیکرٹری صاحب سے بھی ملاقات کر کے اس لیکچر کا ذکر کیا اور تجویز پیش کی کہ یہ لیکچر آپ کے ممبران کے لئے بھی مفید اور دلچسپی کا موجب ہے خصوصاً اسلئے بھی کہ آپ کی سوسائٹی کے صدر اپنے تاثرات کا اظہار کر رہے ہیں اسلئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنے ممبران کو بھی اس لیکچر کی اطلاع کر دیں۔ اس تجویز کو انہوں نے قبول کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے اس لیکچر کے متعلق اپنے دو صد ممبران کو اپنی طرف سے اطلاع دیدی۔ سیکرٹری صاحب موصوف خود مسجد میں تشریف لائے اور متعلقہ امور کے متعلق مشورہ کیا۔

مشن کی طرف سے ہم نے اپنے متعارف احباب اور اہم شخصیتوں کو بھی وسیع پیمانے پر دعوت نامے ارسال کئے۔ پریس، ریڈیو اور اخبارات کو اطلاع بھجوائی گئی۔ چنانچہ بعض موقر اخبارات نے اسکو شائع کیا۔

لیکچر کا دن

۲۸ رمئی کا دن لیکچر کے لئے مقرر ہوا۔ مکرم پروفیسر صاحب کو شام کے کھانے پر دعوت دی گئی۔ آپ کے علاوہ ہالینڈ کے ایک مشہور مصنف اور ڈچ عرب سرکل کے سیکرٹری اور احمدی بھائی مسٹر عبد اللہ خان اونک (A. Van ONCK) کو بھی مدعو کیا گیا۔ انتظامات کے بعد معلوم ہوا کہ ۲۸ رمئی جنرل الیکشن کا دن ہے اسلئے ممکن ہے لوگ زیادہ نہ آسکیں مگر خدا کی قدرت ہے کہ اس کثرت سے لوگ آئے کہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے میٹنگ ہال سامعین سے پُر ہو گیا۔ اور ایک سیٹ بھی خالی نہ رہی۔ لوگ اسکے بعد بھی آ رہے تھے اسلئے باقیماندہ کرسیاں انٹرنس ہال میں بچھادی گئیں جو تھوڑی ہی دیر میں سب پُر ہو گئیں۔ اور اس کے بعد جو دوست تشریف لائے انہیں کھڑا ہو کر لیکچر سننا پڑا۔ اس موقع پر دوسرے دوستوں کے علاوہ ہمارے احمدی بھائی مسٹر ولی اللہ جانسن (M.U. Jansen) اور مسٹر صادق (S.V. LIND) نے اچھا تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

حاضرین ہیگ شہر کے علاوہ مضافات ہیگ لائیڈن (LEIDEN) ڈیلفٹ (DELFT) اور دوسرے بڑے شہروں روٹرڈم اور ایمسٹرڈم سے بھی آئے ہوئے تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام بار بار ذہن میں آتا تھا جس میں حضورؑ کو وسّع مکانک کی ہدایت ہوئی تھی۔

جلسہ کا آغاز

جلسہ ہمارے احمدی بھائی عبد اللہ خان اونک کی صدارت میں شروع ہوا۔ آپ ایک اچھے مقرر ہیں اور بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتے ہیں جس کا یہاں کے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ آپ نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے مکرم جناب چوہدری صاحب بالقابہ سے درخواست کی کہ وہ حاضرین کو پروفیسر صاحب موصوف سے متعارف کرائیں۔

مکرم جناب چوہدری صاحب کے تعارفی کلمات

محترم جناب چوہدری صاحب بالقابہ نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ

"پروفیسر صاحب موصوف میرے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ہالینڈ کی پبلک آپ کے وجود سے اچھی طرح آگاہ ہے۔ آپ کی علمی کاوشوں سے ہر علمی ذوق رکھنے والا بخوبی واقف ہے۔ آپ لائیڈن یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔ گذشتہ سال ماہ دسمبر میں حکومت پاکستان کی طرف سے ایک بین الاقوامی اسلامی مذاکرہ کا انعقاد ہوا تھا جہاں اور بہت سے اسلامی علوم میں دسترس رکھنے والے مستشرق اور مغربی علماء کو اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی وہاں پروفیسر دریوس صاحب موصوف کو بھی شمولیت کیلئے بلایا گیا۔ چنانچہ آپ پاکستان میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے اپنے پُر از معلومات مقالہ سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ اور اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز ربوہ بھی تشریف لائے۔ اور حضرت امام صاحب جماعت احمدیہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

پروفیسر صاحب کی مسجد میں تشریف آوری اور لیکچر کے لئے آمادگی ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزاء عطاء فرماوے۔

مجھے امید ہے کہ حاضرین کے لئے پروفیسر صاحب کا لیکچر بہت ہی مفید ثابت

ہوگا۔ اور ان کو پاکستان اور جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی معلومات مہیا کرے گا۔

پروفیسر دربوس کا خطاب

اس کے بعد پروفیسر صاحب موصوف نے لیکچر کا آغاز کیا آپ نے اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی جغرافیائی کیفیت بتاتے ہوئے رقبہ آبادی اور طرز بود و باش کا ذکر فرمایا۔ اور پھر کراچی اور لاہور شہر کا تعارف کرایا۔ آپ نے فرمایا کہ کراچی پشاور اور دیگر شہروں کی نسبت لاہور ہی ایسی کانفرنس کے لئے زیادہ موزون تھا۔ کیونکہ وہ اسلامی تہذیبی روایات کا مرکز ہے۔ مغلیہ آثار قدیمہ اسی جگہ ہیں اور شہری لحاظ سے بھی ایک پر رونق اور بے نظیر جگہ ہے۔

آپ نے اسلامی آرٹ کی ایک نمائش کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ باہر سے جانیوالے لوگوں کے لئے یہ نمائش بھی بہت پرکشش تھی اور بے شمار نادر و نایاب اشیاء کا مجموعہ تھی۔ اور بہت دلچسپی کا باعث ہوئی۔

مغربی پاکستان کے مفصل تعارف کے بعد آپ نے مشرقی پاکستان کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ مشرقی پاکستان بالکل الگ ملک معلوم ہوتا ہے۔ لوگوں کی طرز رہائش لباس زبان اور وضع و قطع مختلف ہے۔ مغربی پاکستان میں جہاں پانی کی قلت مشکلات پیدا کرتی ہے۔ وہاں مشرقی پاکستان میں پانی کی فراوانی ایک خاص مسئلہ ہے

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے بیان فرمایا کہ اگر میں اس موقع پر جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ کی ایک دلچسپ ملاقات کا ذکر نہ کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ جہاں اس کے بغیر میرا پاکستان کا سفر نامکمل رہتا اسی طرح اس کا ذکر کئے بغیر میری یہ تقریر بھی نامکمل رہے گی۔ آپ نے بتایا کہ لاہور سے بذریعہ موٹر ربوہ پہنچا۔ یہ قصبہ گو دریا کے کنارے واقع ہے لیکن یہ مقام بالکل بے آب و گیاہ ہے خشک اور پتھریلی پہاڑیوں کے درمیان گھرا ہوا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ جماعت احمدیہ نے ہندوستان سے ہجرت کرنے کے بعد اس شہر کی بنیاد رکھی تھی۔ اور اب اس کی آبادی کثرت کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ مکانات نئی طرز کے پختہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں یہ کہونگا کہ جماعت کا ایسے نامساعد حالات میں اور ایسے بنجر بیابان اور پتھریلے علاقہ میں شہر بسا دینا ایک خاص اولوالعزمی کا مظاہرہ ہے۔ جو بہت ہی قابل تعریف ہے

بعد ازاں آپ نے اہل ربوہ کے مذہبی اور علمی مذاق کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس چھوٹے سے شہر میں پرائمری سکولز اور اعلےٰ تعلیم کے لئے کالجز موجود ہیں۔ آبادی میں جگہ بجگہ خوبصورت مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ طبی ضروریات کے لئے بہت بڑا ہسپتال موجود ہے۔ ہسپتال کی عمارت شاندار جدید طرز کی ہے۔ آپ نے وہاں کے ادارہ جات دفاتر اور اہم عمارتوں کا نہایت اچھے رنگ میں ذکر فرمایا اور کہا کہ یہ تمام امور اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ربوہ فی الحقیقت ایک زندہ جماعت کا مرکز ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

دوران تقریر آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ اس شہر میں جماعت احمدیہ کے امام رہتے ہیں۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی ان کی ملاقات کا ایک خاص اثر میری طبیعت پر ابھی تک ہے۔ آپ نے فرمایا کہ امام جماعت احمدیہ باوجود بڑھاپے اور بیماری کے بڑے انہماک اور تندہی سے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں اور از حد مصروف الاوقات ہیں

آپ نے مکرم جناب چوہدری صاحب القابہ کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ میرا قیام آپ ہی کی رہائش گاہ پر تھا۔ نیز جماعت کے دیگر احباب جس شوق اور محبت کے ساتھ پیش آئے ان کے لئے جذبات تشکر کا اظہار فرمایا۔

مذاکرہ علمیہ

مذاکرہ علمیہ کے انتظام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے حکومت پاکستان اور ارباب انتظام کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ اس مذاکرہ میں تیس ۳۰ سے بھی زیادہ ملکوں کے نمائندگان شریک ہوئے اتنی کے قریب مقالہ جات۔ مضامین اور ان کے تراجم کا کام بڑا اور وسیع تھا۔ جملہ امور بہت اچھے رنگ میں انجام پذیر ہوئے۔ دوران تقریر میں مذاکرہ علمیہ کی عام فضا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ بعض علماء کا رویہ بعض گروہوں کے متعلق کچھ تنگ نظری کا حامل بھی تھا۔

لیکچر کا اختتام

آپ کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ جو بہت دلچسپی سے سنی گئی۔ وقفہ کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے چند ایک سوالات دئے جاتے ہیں۔ تا بحث کی نوعیت واضح طور پر سامنے آجائے۔

۱۔ پاکستان کیسے وجود میں آیا
۲۔ ملکیت زمین کے بارہ میں حکومت پاکستان کا مسلک۔
۳۔ اسلامی قانون کے نفاذ میں حکومت کی کامیابی
۴۔ مسلمانوں کی تعداد پاکستان اور دنیا میں کیا ہے
۵۔ مذاکرہ علمیہ میں کیا فیصلہ جات ہوئے اور اس کا کیا اثر متوقع ہے
۶۔ مقالہ جات کے لئے کس قسم کے موضوع منتخب کئے گئے۔
۷۔ پاکستان میں طریق تعلیم اور اس کا معیار کیا ہے۔
۸۔ مسلمان فرقوں کا پھیلاؤ اور آپس کے تعلقات کیسے ہیں۔
۹۔ سود کے متعلق حکومت پاکستان کا رویہ کیا ہے
۱۰۔ پاکستان میں عیسائی مشنوں کی حالت کیا ہے
۱۱۔ پاکستان کی صنعتی حالت کیسی ہے۔ وغیرہ وغیرہ

سوالات کے اختتام پر صاحب صدر نے اعلان فرمایا کہ مسجد میں قرآن مجید کی سٹڈی کے لئے پندرہ روزہ جلسہ کا خاص انتظام ہے۔ مکرم انچارج صاحب مشن ہذا ایک گھنٹہ تک (ڈچ زبان میں) آیات قرآنیہ کی تشریح و توضیح فرماتے ہیں۔ اور اس کے بعد سوالات کی عام اجازت دی جاتی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے صاحبان سے سہولت کے لئے استدعا کی جاتی ہے

جلسہ کی جملہ کارروائی یہاں کے سب سے بڑے اخبار HAAGSCHE CURANT میں شائع ہوئی۔ جس میں اس نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی کثرت اور مکرم جناب چوہدری صاحب [illegible] کے تعارفی کلمات کا ذکر کیا۔ اور پروفیسر صاحب موصوف کے لیکچر کا خلاصہ دیتے ہوئے۔ ان کے ربوہ جانے اور حضرت امیر امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرنے کا خاص طور پر ذکر کیا۔

جملہ احباب کرام کی خدمت میں خاص طور پر دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے۔ ہماری مشکلات کو دور فرمائے اور اعلےٰ رنگ میں کام کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ربوہ کی یادگاری مسجد

جماعت احمدیہ لاہور کا قابل تقلید نمونہ

—— از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ——

برادران! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ربوہ کی یادگاری مسجد کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے اخبار الفضل میں اعلان احباب کی نظر سے گذرا ہوگا۔ اس اعلان کے بعد میری طرف سے کسی مزید تحریک کی ضرورت نہیں اور دوستوں کو اس مسجد کی تاریخی اہمیت کا پورا احساس ہو گیا ہوگا۔ اور امید ہے کہ اس کی تعمیر کے لئے جس معمولی سی رقم کے خرچ کا اندازہ ہے۔ دوست بہت جلد عطایا کے ذریعہ اس کو پورا کر دیں گے۔ اس سلسلہ میں جماعت لاہور کا نمونہ قابل تقلید ہے۔ حضرت میاں صاحب کی تحریک جمعرات کے پرچہ میں شائع ہوئی تو اگلے روز جمعہ کے خطبہ پر مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت لاہور نے اس سلسلہ میں تحریک فرمائی۔ چنانچہ دو دن کے اندر اندر جماعت لاہور نے پندرہ صد روپیہ مسجد کیلئے اکٹھا کر کے امیر صاحب کی معرفت بروز اتوار مرکز میں بھجوا دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے دوسری بڑی جماعتیں بھی جماعت لاہور کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش فرمائیں گی۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا ایک ورق

(از لطف الرحمٰن صاحب محمود متعلم ایف۔ ایس۔ سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تقریباً چودہ سو سال قبل وقت کی گردش انسانیت کو ایک ایسے زمانے میں لائی جہاں جور و ستم کے وحشت ناک بگولے حکمران تھے۔ اور جہالت و ضلالت کو تباہ کن بجلیاں انسانی اقدار کے نخلستانوں کو [illegible] رہی تھیں۔ جب کذب و باطل اور ظلم و ستم کے مہیب و کثیف بادلوں نے انسانیت کی کائنات کو تیرہ و تار کر دیا تھا۔ اور انسانی اقدار کے چراغوں کی لو ماند پڑ چکی تھی۔ تو عین اس تاریک دور میں فاران کی چوٹیوں سے ایک آفتاب ماہتاب طلوع ہوا۔ جس کی تیز پاش کرنوں نے کفر اور گمراہی کے کثیف بادلوں کے سینے چاک کر دیئے۔ انسانی اقدار کی گشتہ شمعیں پھر فروزاں ہو گئیں۔ ایمان و عرفان کے شیریں چشمے پھوٹ نکلے۔

لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا گیا ہے اس آفتاب عالم تاب کی نورانی کرنوں کو غلط فہمیوں کے بادلوں نے روکنا چاہا۔ کمزوریوں کے جھونکوں نے پھر ان چراغوں کو گل کرنا شروع کیا جنہیں خون دے کر فروزاں کیا گیا تھا۔ اسلامی خلافت ملوکیت کا رنگ اختیار کر گئی۔ اور پھر ملوکیت کی گمراہ کن ریشہ کاریوں کے بد اثرات نمایاں ہونے شروع ہو گئے۔ مسلمانوں میں رفتہ رفتہ کمزوریاں آنے لگیں۔ پوشیدہ دشمنان اسلام کے گروہ نے مار آستین بن کر ڈسنا شروع کیا۔ ہر صدی پر ایک مجدد نے کشتی امت کو تباہ کن گرداب سے نکالا۔ مگر جب ان کی اولادوں نے یہ زندگی بخش پیغام فراموش کر دیا۔ اور نتیجۃً مسلمانوں میں اشاعت حق اور اطاعت دین کا جذبہ مفقود ہو گیا۔ جس کا نتیجہ پھر یہ ہوا کہ طائر ایمان مسلمانوں کے قلوب سے پرواز کر کے شاخ ثریا پر جا بیٹھا۔ رسول اللہ صلعم کی پیشگوئی کے مطابق ایک رجل فارس اٹھا جس کی باہمت مساعی نے ایمان کو پھر دلوں کی کشت میں بو دیا۔

ان نامساعد حالات میں جبکہ اسلام کی خم زدہ پشت پر عیسائیوں آریوں اور دیگر دشمنوں کے غلط فہمیوں کی زہر میں بجھے ہوئے تیروں کی بارش ہو رہی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو خدمت اسلام پر مامور فرمایا۔

اللہ تعالےٰ کی رحمتیں نازل ہوں اس انسان پر جو اسلام دشمن قوتوں سے نہیں ڈرا۔ اس جری اللہ نے ان تمام قوتوں کو ساقط کر دیا۔ کاہ کی تیغ بے دریغ نے فولادی شمشیروں کو کند کر دیا۔ اس پہلوان حضرت رب جلیل نے عیسائیوں کے امڈتے ہوئے سیلاب کو روکا۔ اسلام کے خرمن کو بھسم کرنے کے لئے جو بجلیاں آریہ سماج کے تاریک بادلوں کو کوند کر نکل رہی تھیں۔ اس مرد خدا نے انہیں ان کے ہی فلک بوس محلوں پر گرا کر خاک کر ڈالا۔

الغرض اس انسان نے نہ صرف اسلام دشمن قوتوں کے ترکش سے اسلام کو مجروح کرنے کی غرض سے آنے والے تیروں کو روکا بلکہ ایسے بھرپور حملے کئے کہ دشمن ناکامی و نامرادی کے خاک و خون میں تڑپتا رہ گیا۔

یہ اس برگزیدہ انسان کا جو ساقی عرب کے میخانے کا خاص مے گسار ہے، کا ذکر عالی فکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام الزمان اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "ضرورۃ الامام" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلےٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں۔ اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں اور چونکہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ اسے دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلےٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے۔"

حضور پر نور کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالنا ایک ضخیم کتاب کی مقتضی ہے۔ میں صرف ایک مثال دوں گا جس کا تعلق مندرجہ بالا اقتباس کے آخری حصہ سے ہے۔ حضورؑ کی جب عیسائیوں۔ آریوں وغیرہ کے متعلق پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور عیسائیوں اور آریوں اور نودایماں سے مہجور فرقہ پرستوں کی بڑیں ضائع ہو گئیں تو یہ سب بہت نادم ہوئے۔ حق کی عنبر بیز فضاؤں نے سعید روحوں کو متاثر کیا۔ ان لوگوں کا فرض تھا کہ وہ حق کی طرف رجوع کرتے۔ اور اپنے نفسوں کو کچل کر آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو کر سابقہ گناہوں اور گستاخانہ جسارتوں پر نادم ہوتے مگر ان زنگ آلود ذہنوں کے ظلمت زدہ نہاں خانوں میں پیدا شدہ ندامت بغض و حسد اور بخل و کینہ کے مکروہ جذبات میں تبدیل ہو گئی۔ اور ان کے قلوب کی بنجر زمینوں سے ایمان کی شاخ کی بجائے تکبر و غرور کا بھیانک شور پھوٹ پڑا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی حضور کے شدید مخالف تھے عیسائیوں اور آریوں کو انہیں آلہ کار بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اس چراغ کو گل کرنا چاہا جسے خود آسمانی آقا نے فروزاں کرایا تھا۔ مارٹن کلارک سے حضور پر جھوٹا مقدمہ کرایا گیا۔ اس پر آریوں نے بھی بغلیں بجائیں اور مارٹن کی حمایت میں آ گئے اور تو اور یہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی حضورؑ کے بغض میں اندھے ہو کر اسلام کے مخالفوں کے اسلام دشمن محاذ میں تشریف لے گئے۔ آپ نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ مسیح موعود (نعوذ باللہ) قاتل ہے۔ ہاں مسیح موعودؑ۔ جس کے متعلق مولوی صاحب خود یہ لکھ چکے تھے کہ ایسے حامی اسلام اور خادم قرآن کی مثال تیرہ صدیوں میں نہیں ملتی۔ آہ وہی مسیح موعود آج عیسائیوں اور آریوں کے حملوں کا دفاع کرنے کے سنگین جرم میں ان کی نظروں میں معتوب ہو گیا!

اس جھوٹے مقدمہ اور اس کے گواہوں کی تفصیلات سے قارئین بخوبی واقف ہیں۔ اس لئے میں ان تفصیلات میں نہیں پڑتا۔ مولوی صاحب کی دیرینہ خواہش تھی کہ آج حضور سے اپنی سابقہ رسوائیوں کا انتقام لے لیں۔ وہ چاہتے تھے کہ اس بے گناہ پر قتل کی فرد جرم عاید ہو جائے۔ مگر آسمان و زمین کا خالق اور ہر چیز پر قادر خدا۔ ابراہیمؑ کو آگ کے شعلوں میں۔ یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں۔ ایوبؑ کو بستر مرگ پر۔ یوسفؑ کو اندھے کنوئیں میں۔ عیسےٰؑ کو تختہ دار سے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قریش مکہ کی پیاسی تلواروں سے بچانے والا خدا تعالےٰ۔ اپنے پیاروں کو ہرگز گزند نہیں پہنچنے دیتا۔ اس بے گناہ ابراہیمؑ کے جلانے کے لئے جو آگ بھڑکائی گئی تھی اسے بھی خدا نے گلزار کر دیا۔ الحمد للہ!

جب مولوی صاحب کا کذب بیانیوں سے لبریز بیان ختم ہوا۔ تو عدالت نے تنقید کا حق دیا۔ حضور کے وکیل نے حضورؑ سے اجازت چاہی کہ اگر اجازت ہو تو اس "با اعتماد" اور "معزز" گواہ سے "آداب نسب" دریافت کروں تا عدالت میں اس "عالی نسب" اور "کرسی نشین" "معزز گواہ" کا پول کھل جائے۔ مگر حضورؑ نے بعد اصرار روکا اور فرمایا اس سے مولوی صاحب شرمسار ہو جائیں گے۔ میرے آنے کی غرض و غایت یہ نہیں۔"

کیا دنیا کے پردے پر ایسی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ ایک شخص جو ایک خاص عرصے سے گستاخیاں اور شوخیاں دکھا رہا ہے جو قتل کے الزام کا زبردست گواہ بن کر آیا ہے جو اس شخص کے خون کا پیاسا ہے۔ اللہ اللہ اس کے شرمسار ہونے کا بھی احساس ہے! اے انسانو! اے فطرت صحیحہ اور عقل سلیم کے مدعیو! ذرا اپنے دلوں پر ہاتھ رکھ کر انصاف کرو اور تاریخ عالم کی ورق گردانی کرو اور بتاؤ کہ کیا ایسا خلق خدا کے مامور کے علاوہ کوئی اور بھی دکھا سکتا ہے؟۔ کیا مفتری، دجال اور کذاب یہ اخلاقی عظمت دکھا سکتا ہے؟ خدا کی قسم ہرگز نہیں، ہرگز نہیں!!

ہاں یہ اس ماہتاب کی ضیا بار کرن ہے جسے فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہونے والے آفتاب عالمتاب کی نورانی شعاعوں سے منور ہونے کی سعادت حاصل ہے! ہاں یہ اس میگسار کی کرامت ہے جس نے بطحا کے میخانۂ اسلام میں شراب عشق محمدؐ کے جام نوش کئے ہیں! ہاں یہ اسلام کے اس گرامی فرزند کا ادنیٰ کرشمہ ہے جو لاتثریب علیکم الیوم اذھبوا وانتم طلقاء کہنے والے برگزیدہ اور تمام انسانوں سے افضل رسول حضرت فخر موجودات سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق ہے۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار

اللّٰھم صل علےٰ محمدٍ وعلےٰ آل محمدٍ و علےٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد

تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات مؤرخہ ۱۵ جون ۱۹۵۸ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح کالج ہال ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے ۱۹۵۷ء کے امتحان بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی میں کالج کی طرف سے پاس ہونے والے طلبہ کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے کہ وقت معینہ پر ربوہ پہنچ جائیں

(پرنسپل)

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

احباب کرام یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ ۲۰ فروری کو "یوم مصلح موعود" اور ۲۳ مارچ کو "یوم مسیح موعود" اور ۲۷ کو "یوم خلافت" منانے کے بعد ۳۰ جون کو "یوم سیرۃ النبی" آ رہا ہے قرآن کریم میں ہے۔ بل اللہ فاعبد و کن من الشاکرین (زمر ع۷) کہ اے مومن اللہ ہی کی عبادت کرو اور خدا کے شکر گزار بندوں میں ہو جاؤ۔

حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک سے واپسی پر فرمایا رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر کہ ہم جہاد اصغر یعنی تلوار کے جہاد سے جہاد اکبر یعنی نماز اور ذکر اللہ کے جہاد کی طرف لوٹے ہیں اسکے یہ معنی ہیں کہ مومن ہمیشہ جہاد میں مصروف رہتا ہے۔ اگر کبھی جہاد اصغر ہے تو کبھی جہاد اکبر ہے۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل و کرم سے ہمیشہ جہاد اکبر میں مصروف رہتی ہے۔ پس امراء اور صدر صاحبان جماعت احمدیہ کو "یوم سیرت النبی" کے لئے ۳۰ جون کا دن نوٹ کر لینا چاہیئے۔ اس دن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایاں جلسے منعقد کئے جائیں۔ جلسوں میں سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں کو بیان جائے۔ تاکہ اپنے اور بیگانے سب آنجناب کی پاک سیرت اور اخلاق عالیہ سے واقف ہو جائیں۔

احباب کو معلوم ہے کہ "سیرۃ النبی" کے جلسوں کی تحریک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمائی تھی اور ربع صدی سے زیادہ عرصہ گذر رہا ہے کہ ہر سال کامیابی سے یہ دن منایا جا رہا ہے۔ اس لئے امسال بھی یہ دن ۳۰ جون کو شان سے منایا جائے۔ اور رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

احمدی والدین اپنے بچوں کے لئے رسالہ تشحیذ ضرور منگوائیں

(از قلم حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

"ہماری جماعت میں اس وقت تک کوئی بچوں کا رسالہ نہیں تھا۔ احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت اور ان کی ذہنی نشوونما کے لئے ایک ایسے رسالہ کی جماعت میں انتہائی ضرورت تھی جو بچوں میں مذہبی جوش، دین کے لئے غیرت اور اسلامی اخلاق پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اس کے ذریعہ ان کو اپنے اسلاف کے کارنامے معلوم ہوں اور بچے ان کو پڑھ کر دین کے غیور فرزند بنیں۔

الحمد للہ کہ اس اہم ضرورت کو "تشحیذ الاذہان" کے ذریعہ پورا کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے یہ رسالہ انتہائی طور پر مقبول ہو اور جس غرض سے جاری کیا گیا ہے اس غرض کو پورا کرنے والا ہو۔ احمدی ماں باپ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ضرور منگوائیں تاکہ ان کے لڑکے اور لڑکیاں اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں۔

(مہتمم اطفال)

اعلان دار القضاء

مکرم حمید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب غلہ منڈی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم (بھائی) چوہدری حاکم دین مرحوم کھجور منڈی گجرانوالہ نے اپنی دکان قطعہ ۱۵ غلہ منڈی ربوہ میرے ہاں مبلغ -/۳۵۰۰ روپے میں فروخت کر دی ہوئی ہے۔ اور رقم وصول کر چکے ہیں۔ اس لئے اب میرے نام یہ دکان منتقل کر دی جائے۔ ورثاء مکرم چوہدری حاکم دین صاحب میں سے اگر کسی وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ تک اطلاع دیں بعد میں کوئی عذر نہیں سنا جائیگا۔

(ناظم دار القضاء)

اعلان نکاح

میرے بھانجے عزیزم کنور داؤد ایس ایم اے سی ایس پی ابن چوہدری عزیز احمد صاحب ایڈیشنل سیشن جج جھنگ و لائلپور کا نکاح مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ۱۱ مئی کو لاہور میں میری بھانجی عزیزہ خالدہ ایم بی بی ایس بنت چوہدری غلام احمد صاحب ڈائریکٹر اتحاد شاہ نواز لمیٹڈ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا احباب سے اس نکاح کے فریقین کیلئے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(کلثوم اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۸ء کو شیخ عبد الرحمن ولد شیخ محمد عبد اللہ صاحب دکاندار ناصر آباد اسٹیٹ کی شادی خانہ آبادی سید محمد عمر شاہ صاحب آف کنری سندھ کی دختر نیک اختر سے قرار پائی۔ برات ناصر آباد اسٹیٹ سے کنری گئی جس میں مکرمی سید داؤد مظفر شاہ صاحب بھی مع حضرت صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ ازراہ شفقت شمولیت فرمائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(کرم الٰہی ناصر آباد اسٹیٹ سندھ)

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی منشی محمد اسمٰعیل صاحب کاتب حال فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ عرصہ ایک ماہ سے بائیں پنڈلی پر پھوڑے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں نیز درد کی بیماری بھی رہتی ہے۔ بزرگان و احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ انکی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں انشاء اللہ جلد از جلد اس موذی پھوڑے سے نجات بخشے۔ آمین (نور الدین خوشنویس ربوہ)

وکیل ڈاکٹر و پیشہ ور حضرات توجہ فرمائیں

وکیل و ڈاکٹر و پیشہ ور معزز دوست
کریں وہ یاد مئی میں کیا ہوا وعدہ
کمائیں جتنا بھی اس ماہ میں بفضل خدا
خدا کے گھر کے لئے دیں وہ بیسواں حصہ

مطابق فیصلہ شوریٰ ۱۹۵۲ء ہمیں اپنے وکیل ڈاکٹر و دیگر پیشہ ور حضرات کی طرف سے چندہ مساجد بیرون (مئی کی آمد کا ۱/۲۰) کا انتظار ہے۔

(وکیل المال اول۔ تحریک جدید ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۸۴۸ :- میں آمینہ بیگم زوجہ چوہدری افضل احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کنری ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حق مہر دو صد روپیہ۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ قیمتی ۱۱۰/- روپے نقد ۱۰۰/- کل ۴۱۰/- روپیہ ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف محمد رفیق وصیت ۱۲۰۳۰ کنری سندھ

العبد :- نشان انگوٹھا آمینہ بیگم زوجہ فضل احمد صاحب

گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد :- فضل احمد وصیت ۱۲۴۳۰ خاوند موصیہ مذکور

نمبر ۱۴۸۵۸ :- میں ملک نذیر احمد ولد فضل کریم قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کنری ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری آمد ماہوار مبلغ ایک صد روپیہ بذریعہ ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الرقوم ملک نذیر احمد

العبد :- ملک نذیر احمد

گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد :- ولایت محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر

نمبر ۱۴۸۵۹ :- میں سیدہ حمیدہ خاتون زوجہ سید سعید احمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کنری ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ایک ہزار جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزن ۳½ تولے قیمت مبلغ ۳۲۵/- روپیہ کل میزان ۱۳۲۵/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

الامۃ سیدہ حمیدہ خاتون زوجہ سید سعید احمد شاہ

گواہ شد :- سید سعید احمد شاہ خاوند موصیہ دی جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری سندھ

گواہ شد ولایت محمد طاہر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ

نوٹ :- اس مذکورہ جائیداد موصیہ کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں۔ سید سعید احمد

نمبر ۱۴۹۶۸ :- میں بشیر بیگم زوجہ مبارک احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد صرف حق مہر مبلغ ۳۰۰ روپیہ ہے جس میں بصورت زیور مبلغ ۲۰۸ روپے وصول کر چکی ہوں تفصیل زیور یہ ہے کانٹے طلائی ایک تولہ ۱۱۲ روپے انام طلائی نصف تولہ ۵۶ روپیہ چاندی کی پٹڑیاں ۴ تولہ ۴۰/- روپیہ باقی مبلغ ۹۲ روپیہ بذمہ خاوند ہے میں اس کل جائیداد مالیتی ۳۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید جائیداد اور ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ بشیر بیگم

گواہ شد مبارک احمد کلرک نظارت علیا خاوند موصیہ محلہ دار الیمن ربوہ

گواہ شد قاضی محمد منیر صدر محلہ دار الیمن ربوہ

نمبر ۱۴۹۶۰ :- میں افتخار علی ولد ممتاز علی صاحب مرحوم قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۷ء ساکن حال لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ فروری ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

جائیداد غیر منقولہ اس وقت دم تحریر کوئی نہیں ہے جو بھی جائیداد غیر منقولہ بوقت وفات ثابت ہو اس کا دسویں فیصدی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو بسلسلہ ملازمت ملتی ہے اور اس وقت مبلغ ۹۰/- روپے ماہوار ملتی ہے۔ ماہوار آمد کا دس فیصدی میں تازیست صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

العبد۔ افتخار علی بقلم خود

گواہ شد ناصر علی ۱۱ ڈی پولیس کوارٹرز لاہور

گواہ شد ملک عبد الوحید سلیم ۹ ڈی گورنمنٹ پولیس کوارٹرز ملتان روڈ لاہور

نمبر ۱۴۸۵۰ :- میں اقبال بیگم زوجہ غلام احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر ۶۰۰/- جس میں سے ۲۴۵/- وصول کر چکی ہوں۔ کانٹے ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- کل جائیداد ۷۰۰/- روپے جن کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو یا اس عرصہ میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔ اقبال بیگم بقلم خود

گواہ شد۔ غلام احمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

میں مندرجہ بالا ادائیگی کا ذمہ دار ہوں غلام احمد خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۸۷۴ :- میں چوہدری عبد الخالق ولد چوہدری احمد دین صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۴۲ء ساکن گوبکی ضلع گجرات صوبہ مغربی پنجاب حال مارکیٹ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۲۰/- روپے ہے اور میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی آمد سے دفتر کو اطلاع کرتا رہوں گا میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

العبد۔ چوہدری عبد الخالق ۵/۶۹۱ مارکیٹ کراچی بہادر لیبر لائنز

گواہ شد عبد الحمید ربوہ حال مارکیٹ۔

گواہ شد برکت علی سیکرٹری مال حلقہ مارکیٹ کراچی۔

نمبر ۱۴۹۸۱ :- میں نسیم اختر زوجہ محمد بشیر صاحب شاد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دار الصدر ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی ۲ تولے۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد۔ آدھ تولہ کانٹے طلائی ایک تولہ۔ جن کی موجودہ مجموعی قیمت ۳۸۵/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس جائیداد منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ: نسیم اختر اہلیہ محمد بشیر صاحب شاد کوارٹر ۸ تحریک جدید ربوہ

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح۔ ربوہ

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

خدام الاحمدیہ کے سہ ماہی مالی جائزے

اس میں کوئی شک نہیں کہ جہاں تک چندہ مجلس کی آمد کا سوال ہے اسمیں گذشتہ سال کے مقابلہ میں قدرے زیادتی ہے مگر یہ پہلو ضرور افسوسناک ہے کہ سہ ماہی جائزوں میں سو فیصدی ادائیگی والی مجالس میں بتدریج کمی واقع ہو رہی ہے براہ مہربانی آئندہ سہ ماہی میں اس کمی کی تلافی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر